

اصلاح! اصلاح! اصلاح!!!

کرچن لیمچر سو سینی کی طرف سے اصلاح کے متعلق یہ ضروری اور مفید کتابیں شائع کی گئی ہیں ان مفید رسائل کو ہر ایک حب الوطن
ہر ایک طالب علم کو ہر ایک مناد بلکہ ہر ایک کو جو اردو پڑھ سکتا ہے پڑھنا چاہیئے ۔

۱۔ اصلاح حفظ صحت

اس میں حقیقت ہے کہ تو میرے اصل کرنے کے قواعد پر جاری ہے کہ یہ کہ غصہ نہ ہو سکتے ہیں غفلت و محنت کی تلقین کیلئے کہ ششوں اور غصہ کی توجہ دینے کا بیان کیا گیا ہے جو قیمت اور

۲. نزاعی اصلاح

اس میں ہندوستان کی زمین اور زمیندار گروہ گشت کا فرض تبلیغی اور ہندوستان میں کاروبار ہندوستانی علم
نہایت اور زمیندار ہندوستانی زمیندار گروہ گشت کا فرض تبلیغی اور ہندوستان میں کاروبار ہندوستانی علم

۳. صفت و دستکاری کی ترقی

اس میں تیسرے کے بعد صفت اور مستطاب کی ترقی کے متعلق دلی کے کارخانوں صنفیت جوٹ احمد کی شہر کی پینٹ
و یافنی نوے کے کارخانوں سلاطین شیشہ اور دیگر صناعات معنوعات بند کی ترقی کے عطا دہ مشربے این ٹرانزٹ ہند کے اسی
کپتان احمد احمد ہوسے اور بری سرحد شیشہ پانی سلاطین کی ترقی کے عطا دہ مشربے این ٹرانزٹ ہند کے اسی

۴۔ اخلاص ہند کے قابل علاج واسباب

تہذیب کے جوہر ان اسباب کا کیا گیا ہے جو ہر گھل کی عادت سے متعلق ہیں مثلاً شادیوں اور شادیوں کے موقع پر ان کی عادتوں کو
موقوف ہو کر ان کی طرف مبالغہ قرض سے کیونکر نہی سکتے ہیں یہی کہ مبالغہ پر لگانے کے بجائے برات میں نہی کر کے مبالغہ نامناسب
شریعت نامعاقبت اندیشی نامعادی کی مشاوری انیرون گانچہ اور شراب قیمت اور

۵- اصلاح تمدن

اس میں تمدن کے متعلق نام نہادوں کی اصلاح طلب سوچ کا ذکر اور ہر ایک اور کے متعلق مشہور خیالوں کا بیان کیا گیا ہے۔
اور ان باتوں کا ذکر کیا گیا ہے جن سے حقیقی اصلاح ہو سکتی ہے۔ قیمت ۵ روپے

۱۰۴ اصلاح اخلاق

۴۰ اصلاح اخلاق اس میں راست گوئی، پولیس پاک و امنی ٹیمپل، اخلاقی دایہ سی وغیرہ کا مفصل بیان کر کے ان کے حقوق و اصلاحوں کا ذکر کرتا ہے۔ قیمت ۳۰ روپے

لچپ کہانیاں

درام پال سنگی درام ۱۰۰

۱۶ مجله

۳۔ غزت بمیشال ۔ ۴۔ ۵۔

1

۳۴ کتابت فی اردو ۳۲ جلد ۴

۵ شریف پیدیاں ۳۰ ۴۰ ۵۰

۴. حالات چاپان ۳۰ ۸۰

مشرق کتابیں

سیرتہ بنسیرتہ

۴۔ مسیح کی تعلیم اسدوم و سین میں مجلد ۱۲

۱۱ بدایت تیمار داران

كشف الحقائق

۱۳ رساله مشاوی

۴- آواکون یا اینده تملی

سماء و سلسلہ حسن اقبال

۱۰۔ رسیوں کے ابائی میں ۱۶۰۲ء میں تصنیف فرمائی۔

...

بسم الله الرحمن الرحيم

...

تمام کتابیں مجھ سے ایک سٹور رو دیا نہ سے بذریعہ وی بی بی کے یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

دیتے ہیں اور یہ کتاب اس کی تشریف آوری کی اولیٰ وقت
میں ہی جڑتی ہو۔ یہ پہلو پر رامت اور پیشین گوئی سے اسی کی
شکل و شباهت اور اس کی خد و خصل اور اس کے انسان کے
واسطے کی ہیں ولایت کرتی ہے اور اپنی انگریزوں میں
اس کی یہی جاہ و جلال کا جو اس کے بزرگ افعال کے نتیجے میں
اور مکمل کی میں جڑتی ہے۔

خدا کا کلام انجام کا تبدیلی سے بیان کرتا ہے
یہ نقشہ ہی نہیں ہے جو ایک سنگے ہوئے غریب لوگوں کو
بیشکی کے آرام کے مقام تک پہنچاتا ہے بلکہ وہ دنیا پر
جس میں نشان اور مقصد خدا کے بزرگ کا اس جہان کی بات
جس کو کہ اس نے بنایا ہے اور اس ملت کی بابت جس کو کہ
اس نے چاہا ہے اور یہ خدا کے یہی مقصد کا کشن
ہے جس کا غور و غیبی سیس میں ہوا اگر کوئی شخص نہیں کے
شروع کے تین باب پڑھ کر اس کے آخر کے تو اس ملامت
کے غیر ہو گا جو کہ اس میں پائی جاتی ہے۔

انجیل کے شروع میں ہم دنیا ہی پاتے ہیں شروع
میں خدا کے مسلمان اور ان کو پید کیا۔ انجیل کے آخر میں ہم ایک
دوسری دنیا پاتے ہیں جس نے ایک نیا مسلمان اور نئی زمین
دیکھی کیونکہ وہ مسلمان اور زمین پر شروع میں پیدا کئے گئے
تھے اب نہیں۔ یہ شروع انجیل میں ہم شہیدان کو دیکھتا
ہیں یہ ایک سے اور قدرت کے کیسے آباد کیجئے ہیں اور آخر
میں ہم شہیدان کو اسیوں سے نکلتا دیکھتے ہیں تو ان کو وہ
قوموں کو گروہ کر کے شروع انجیل میں ہم گناہ اور تکلیف دہ
اور غم اور موت کو دنیا میں داخل ہونے کے دیکھتے ہیں اور انہیں
پاتے ہیں کہ اب نہ تو غم و رنج نہ وہ تکلیف اور نہ موت کسی کا
سبب نشان نہیایا کہ شروع میں دنیا انسان کے گناہوں کے
سبب سے خدا کے سے طاب کی گئی ہے۔ آخر میں ہم پاتے
ہیں کہ اب کوئی طاب نازل نہ ہو گا بلکہ خدا اور اس کے ہر
کائنات زمین پر آگیا۔ شروع میں ہم زندگی کے پورے کو
بیشیت میں پاتے ہیں جس سے کہ گناہ کا شمش چھوڑا

سے مار کر علیحدہ کئے جاتے ہیں مگر عیسائے ہو کر وہ اس کا
کوئی پھل کھائیں اور ایک زندہ ہیں آخر میں ہم زندگی کے
پورے کو خدا کی بیشیت میں پاتے ہیں جس کے مبارک اور
غوں سے ہمارے ہوئے حق واد میں شمشیر میں چھلک
سے داخل ہوئے ہیں۔

شروع میں انسان موت کو دیکھتا ہو کر گھبرا گیا ہے اور
آخر میں ہم دیکھتے ہیں کہ کتب سے خود علیحدہ ہو گیا۔ یا
بڑے خدا کیساتھ کھڑے کے گناہوں کے ہر منہ میں
اپنے ہو کر وہ تیس بار دروغ اور موت کو تھرتھرتے ہیں
حق اور طاقت کو ہی جانتی ہیں شروع میں اس آدم نے دنیا
کی حکومت اور سلطنت کوئی بہت ظاہر اور شہنشاہ
باسطرحان سے نکلتے گئے۔ آخر میں آدم نئی گناہ موت اور
ہرگز پر قادر ہو کر شاہی اور خداوندی کے تخت پر بیٹھا ہے اور
حق سندی اور شان و شوکت سے ہمیشہ کیسے حکمران ہو
حیب اس کتاب کی ہند میں معلوم ہو گئی تو رہتا
آسانی سے معلوم ہو سکتی ہے کہ ان باب تکلیف جلیوں مرد
مردہ غریب انسان اور سکین وہ الفاظ کے ہو رہے ہیں
لیا وہ جو یہ وہ کتاب ہے جس سے خدا کا پاک نشان ظہور ہوتا
ہو۔ اور صرف نجات ہی کی انہیں کھلائی۔ بلکہ خدا کے بانی
اس دنیا میں پہنچائی کرتی ہو۔ اور دنیا کی طاقت جو کہ برائیوں
ہے پہلے سے بتلاتی ہے اور اس ملت کی حالت کو بھی ہیں
کو کہ اس نے نکلی دی ہو۔

ہم ان باتوں پر غور کرنے سے معلوم کرتے ہیں کہ یہ
انسان کی ترتیب وہ وہ کتاب نہیں ہے جس کو ہم نے
دیکھا ہے اور دیکھو دیکھا اس کے ساتھیوں نے کہا شاید
اس نے کوئی چیز دریافت کیا ہے لیکن کو ہم نے جو دیکھا
ہمیں یہ کسی چیز سے ہو کر نہیں ہو سکتا یہ تیرہ برسوں
کسی برادر کو کہ یہ کتاب ہے جس کی کتاب مکتوبوں
دو ٹکڑوں اور فریقوں کا جال نہیں ہے بلکہ یہ کتاب خدا
بزرگ کی ہے پائیاں و انش اور شفقت اور زندگی کا علم ہو

یہ خدا کے بے پایاں عقل کا ثمر ہے اس کے مشاہد
کو نکشت کرتا ہے اور اس کی مرضیوں کی خبر دیتا ہے۔
اسے خدا اس کے قبول کرنے میں اس پر ایمان لانے
اور اس کی رو سے نجات پانے میں خدا اور مسیح کے
وسیلہ سے ہماری مدد کر۔

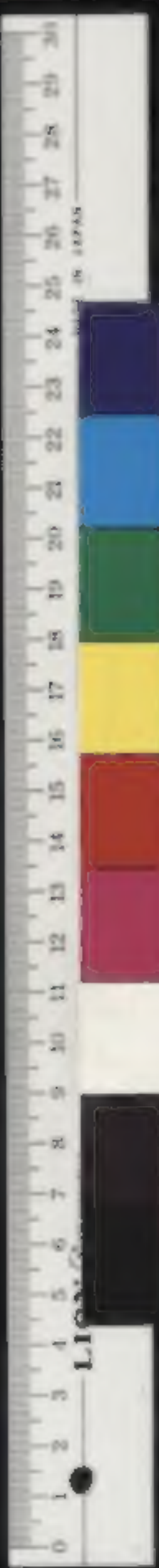
قصت بالحقیر

غزل تالپو جیانی

خدا تبارک و تعالیٰ نے یہ سچا میرا دل ہے
کہ وہ اس میں اس کا سنبھلنا چھوٹے شکل ہو
تیرے دیار کا وہاں پر سے کیوں دشت میں ہزار
جو کہ وہ کیا تو کہہ کر اس شہر سے مقابل ہے
دل سے کائنات حضرت انسان نہیں ملتی
سچ میں ہو گیا پوچھو یہ جو وہ کامل ہے
وہاں میں ہمیں جس خیمہ سے کوئی فریب نہیں دیکھا
ہو ہم ماضیوں کے واسطے جیسی آگیاں ہو
ہم کے بندہ اسے چاہتے ہیں وہ جیسی جلیوں
خدا کی شان کیجی جو صبر و حیا حاصل ہے
سیاہی لگ گئی بہت سیاہ کو میرے مصلیٰ کی
جسے کہتے ہیں خلعت و مہر کی تار کیوں ہو
نثار بن کے میں ہر قسم میں غلط کھانا ہوں۔
مجھے اب تمام وہ جیسی کہ مجھ سے دور سا مل ہو
کنڈے آگئی اب کشتی ہر دال سیسری
نہ ہو ہر دھن بیکل تو دل تو ایک منزل ہو
قیامت میں یہ جہان مسیحا اپنے نائب کو
مردا و تار سے وہ یہ کہہ دیا ترسائی ہے

مراد
ہندو
کی

میں ہر
میں کوئی قوم
ان قوموں کے
کا وہ چھوڑ کر
کہیں کہیں
جانی ہے
میں اس کو
یہ ہے اور
قوم کے
کے اصلی
کو یہ لوگ
قوم کو کلاسیائی
کا نظریہ
اور ان کا
بغلاف
وہم
حکمران
وہ اس کا
ہر جہاں
۱۹۱۷ء



کہ ایک بچہ سکول میں بھیجا جسے بعض ایسے تھے جن کے
 پرے بیٹے تھے حکم و کمان کا وہ کیا تحریکوں میں
 جوں جیسے ایک ایسے لوگ مجھ پر کے ساتھ پیش نہ
 کے جوں جوں ان کی فائز نہیں ہو سکتی صاحب موصوف
 ایک سال کو اسے ولایت آنے سے پیشتر روپوشی میں
 روپوش کر کے تھے۔ ایک ہی صامہ نے ہندوستان بیٹے
 با کے علاقے کے واسطے کچھ سبب غریبوں کو تقسیم کر کے
 دیا۔ یہاں سے میں لاٹو ٹونک کے کر گیا۔ ان کا کر گیا
 ایک ہوشیاری مل ہے وہ خود مجھے اسٹیشن پہنچانے
 تھے۔ جس اپنی حالت میں ان کی شان کو دیکھ کر میں ان جو ہاتھ
 مہر دل کامل جس کا تادم ۶۰ فٹ سے کم نہ جولا۔ اور کہ
 اس کثرت سے کہیں گن کی نہیں سکا۔ ایسا بڑا آدمی اور مجھے
 لیٹے کو اسٹیشن پر رہا ہے۔ کاش کہ وہ ان کو ہندوستان
 میں بھی نصیب ہوتی تو کسی شہر کی مغارت اور جگہ آتی نہ ہوتا
 ان کے گھر میں ایک جی بھاری ٹینگ تھی جس میں کئی ایک بیکری
 رہتے تھے۔ ان کی پوری بے نیاز صاحب بچان کے
 مشنری نے بچان کا کر حال سہلا کر ان کی طرح خدا کا
 روح کام کیا ہے۔ کہنے لگے کہ ایک جہ میں وہاں سو
 مشنری حاضر تھے جن میں سے ۳۰۰ ہلاک نہ ہوئے تینگ میں
 شریک ہو تے تھے۔ چرچ مشنری سوسائٹی کے ایک سو مشنری
 اور باقی تمام پریشنری تھیں۔ ان بچان کے مسیحیوں
 کا خاکہ کے میں کہہ سکا ہوں کہ چاہی سبھی یہ جہاں بہتر ہیں
 ایک دن میں مدح سے ہمراہ اس وقت کا تھا۔ کہ میں نے
 دیکھا کہ مسیحیوں چاہی سبھی وہ ہے تھے۔ دوسرے مقرر
 وہ وقت وہ وہاں تھی کسی حاضر تھے اور تمام دور ہے
 تھے۔ ایک تو چلا اٹھا کہ خدا میں ہم گناہوں میں مجھ پر ہم
 کر۔ اور میں اس سے ہمتا کرنا۔ اس کی ہاں فوت ہو گئی ہے۔
 ایک کئی کئی میں کا تادی مشن ایک ہفتہ بعد ہونے
 والا تھا۔ اس نے کہ میں میں ملائے اپنے گناہوں کا اقرار
 کر دیا۔ خدا میرا تادی مشن ہو جائے جو مجھے پورا نہیں ایک

اور شخص بکا اٹھا کہ اسے خدا خداوند یسوع مسیح سے مجھ
 معلوم کر لک میں اس کے واسطے وہ کھانا کھائیں۔ ایک
 پورے صاحب بول اٹھے کہ اسے مجھ پر کر کے کام میں
 نکالیا جی ہوتی۔ ایک اور کچھ ہندی حاضر تھی۔ کہنے لگی کہ
 یہ معلوم کیا ہے کہ تم لوگوں کی نسبت میں کے مسیحیوں
 میں بہت بڑا ایمان ہے اور کہ ایک ان ایک چینی مورچہ
 پیدا ہوئی میرے پاس لٹی اور کہ اس کو اچھا کر دہیں
 کو کچھ جواب نہ دیکھی۔ اس وقت میرے پاس ایک چینی سہی
 عورت جو باٹل دھون کا کام میرے ساتھ کرتی تھی۔ کہنے
 لگی کہ میرے پاس لاؤ چنا چنہ وہ اس کے گھر لگتی۔ اس نے
 وہاں کی احمد دھون کی جگہ تندرست ہو گئی۔ کہنے لگے کہ سہی
 تندرستی اتار کے کوٹ کی ماتہ نہیں پر کر جا جانے وقت میں
 اور گھر میں آکر کھانا پان کا پیہر رہا ہے۔
 تینگ کے بعد وہ لاٹو ٹونک ایک ہندی کو رہا ہے
 تھے کہ واسطے اسے لڑکا کر ہندی وہ تھوڑی سی بھاری
 کر کے وہاں پہنچا۔ صاحب زوی میں ہندوستان میں
 یہ اپنے باب کی مہی دلا اور وہاں کلا رہیں کہ گواہی
 گورنر جنرل تھیں۔
 اس کے بعد میں لندن میں مسیحی پوری
 گرم صاحب کے سر کے ہاں گیا۔ یہ صاحب یہاں ایک
 بڑی مشینوں کی کئی کے ڈاکٹر میں۔ یہاں ایک حفاظت
 مد کے واسطے مجھے دے دیے گئے۔ انہوں نے بیان کیا
 کہ تندرست سال چرچ مشنری سوسائٹی کی گزشتہ مشین
 ہونے والی ہے اس کے واسطے میں ایک نقشہ تیار کرنا
 ہیں جو مشنری کے لیے ہے اور پھر مجھے کہنے لگا کہ جانتے
 کہ اس ملک سے مشنری ہندوستان کیوں جاتے
 ہیں میں نے کہہ دیا کہ خدمت کے واسطے کہنے لگا نہیں
 صرف آرام اور ترقی تنخواہ کے واسطے۔ پھر میں میں
 سے سر مشن کر گیا۔ یہاں والا قانا اور ستر قانا
 اور کنور اور حبت سترنگ راجہ ہندو سنگ صاحب کے

صاحب اسے اچھے ہے۔ اپنی داس
 مقام ہر سبب متعلق نفس نیک
 ہر اکو پرست

غزل

در بیٹے سے کہیں اب نہیں جانا مجھ کو
 اس سے اچھا نہیں ہے کاٹھکا اچھ کو
 لڑا لکھوں میں نہ سینہ میں سر آجائے
 اسے سچ اپنی ذرا شکل دیکھ اچھ کو
 تیری گفت سے ہٹاؤ نگاہ دل کو ہرگز نہ
 ایک بھول نہ ہو سہا ہے زار مجھ کو
 ترے لب میں یہ ڈر ہے کہ ہوں مر رہا
 اسی جہاں سے اسے جان جانا مجھ کو
 دل دیا تھا کہ جس نے تو کر کیا ہے بھلا
 پشمالی کوئی دنیا میں تہا اچھ کو
 درمنو عشق سیمایں نہیں کہ کے سلام
 مشنری سوسائٹی میں اب نہ جانا مجھ کو
 میں نے کیا کیا کھانا کے دل دیاں پرستو
 جا کے دلا نہیں یاں سے پورا اچھ کو
 ہے تناسلی شکر کی کہ نہ مشنری
 اسے سچ اپنی حضور میں جانا مجھ کو
 پاد سے لال شکر از کا پیہر

انداز لکھا گیا ہے کہ کل دنیا میں بارہ ہزار
 پانچ سو مسیحی خراج ہوتی ہے ان ہندوستان
 میں جو بجا کا گھر ہے پچاس ہزار پونہ یعنی ۶۲۵۰۰ مسیحی
 صرف میں آتی ہے۔

وق کے اجرام

مستحبات کے ذریعہ بہت پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہیں کہ مرض میں وق کے بھی اجرام ہوتے ہیں جو سانس کے ذریعے سے مرض کے مہلک سے خارج ہوتے رہتے ہیں۔ مرض میں وق کے مہلک کا ہوسہ بخلاف اللہ ہی اجرام کے ذریعے سے ان امراض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اگر عورت ان امراض میں مبتلا ہو تو اس کا وہ اپنے والا پر بھی ان امراض کا شکار ہو جاتا ہے۔

وقت کا اندازہ

پروفیسر ایک ڈوگل نے سائنس کے طریقوں سے جو تجربہ کیا اس سے معلوم ہوا کہ عورتوں میں مردوں کی نسبت وقت کا اندازہ لگانے کی طاقت کم ہوتی ہے۔ چنانچہ ایک عام جمع میں اس نتیجہ کا اطمینان دلایا گیا اور ۱۱ مردوں کی عمر ۱۰-۱۲ سال تک تھی اور ۲۴ عورتیں بن کی ۱۰-۱۲ سال تک تھیں۔ ان سے یہ اندازہ کرایا ہے۔ اطمینان کا انجام مردوں کے عقیدے پر ہے۔

سیر و فیسر لرنیہ نے جو رپورٹیں دی ہیں

ایک وقت کے غور و فکر اور تجربات کے بعد یہ اسے قائل کیا ہے کہ انسان جس قدر زیادہ تعلیم یافتہ ہوتا ہے وہ اسی قدر خوش رہتا ہے اور بیماریات کے لوگ اور موزوں وغیرہ جو ان پر بھروسہ یا سہو سے تعلیم یافتہ ہوتے ہیں زیادہ خوش اور مسرور ہوتے ہیں۔

جاپان میں چند کیر اور انہی کی بیکار نظر نہیں آتی یہ

اُس میں قتل چلتا ہے یا کسی دوسرے کام میں بے چارائی جا ہے جس ملک میں ہر وہ شخص اپنی قوم اور ملک کے فائدے کے لیے محنت کرتا ہے جاپانی لوگوں کو اس پر غور کرنے سے سو اندازہ ہو گا کہ ان کے اپنے پڑوسی غیر ملکی سے

خریدنا پسند نہ کر گیا۔

اخبار کربل کا بیان جو کہ منظر کے کپڑے کی مانگ

لکھتے کے ہیں اس وقت مطلق نہیں ہے سو دیشی کپڑا زیادہ فروخت ہو رہا ہے۔ منظر نگارین بھی یہی فرماتے ہیں۔ مگر سب سے زیادہ سبب کا ثبوت کہ وہ اپنی کپڑے کی مانگ کو بڑی ہے اس عندداشت سے مٹی جو جو مٹی کے ٹیڑھیں گڑیں مٹی میں سیویشین کی جانب سے مضور راہی سڑکی کی خدمت میں گنتی ہے جس میں سیویشین نے کیا ہے کہ ہمارا جلد ان سو گڑوں کا ہے جو پوپ اور گڑے سے عورتا اور اسکا منظر نگار شایہ اور گڑے سے سال شکار مٹی میں فروخت کرتے ہیں۔ سال کے عرصہ میں مال کی فروخت اس قدر کم ہو گئی ہے کہ تمام مارگہ گاہے میں ہیں اور علاوہ گڑوں میں مال بھرے ہوئے کے چرسوں مانگ اور گڑے خاک میں مال بھر رہا ہے جو ہم اب تک نہیں بچا۔ اس کے بعد جلدی حالت مارگہ گڑے ہمارے اور سال آئندہ میں انکم ٹیکس کی ادائی سے ہم کو گڑے ہستے کرے۔

مفتون کاغذ اس امر سے کہ ساتھ مردوں کی تیار شدہ اشیاء کی ایک نمائش بھی ہوئی تھی۔

بعض لوگوں کی یہ رائے ہے کہ مڑا پے کے دور کرنے کا سب سے عمدہ علاج دو دھ کی تھا ہے۔

پنجاب میں کئی شخص کپاس کی پیداوار ۱۲ لاکھ ۹۲ ہزار

لکھ ہوئی ایک گھنٹہ میں کا ہوتا ہے۔ دہلی میں یہ عجیب کیسا قدر ایک سو دو لاکھ کی جا رہی ہیں کہ ہر روز پچیس لکھ لکھ حاضروں پر اس کے کیم فری کو بھرتا ہے۔ ہندو سلطنت ہند کا دار شہد فرما دیں گے۔ عراس میں توپوں کی گاڑیوں کا کارخانہ بند کرینگے

وہ میلوں کے کارخانہ میں ملتی کیا جا چکا۔

ہندوستان کے قرض کا سودہ ہو چکا لار

میں بھی پاس کیا گیا بلوچی تو سین فروری ہو چکی گئی۔ کان کنوں کا گھنٹہ کا سودہ وقانون تیر ہندوستان کا سودہ بھی دونوں ہاؤسوں میں پاس ہوا۔ کان کنوں کا وہ بجائے گھنٹہ کے پے گھنٹہ کا فرما پایا۔ ہوس آٹھ گڑ کی ترمیم بھی منظور ہو گئی۔

جرجی نے زور دیا ہے کہ فرنگ ملاوٹ اور ہار اور لاکھ کے غلوں کے درمیان ہر بندی کیا ہے۔ فرنگ اخبار اور اب دسویں کربن کی کڑی تجویز کرنے کا کیا اختیار ہو کہ وہ بھول دیتا ہے۔

برطانیہ میں انتخاب پارلیمنٹ کی غرضی اصولوں کی مرض سے ایک شامی کشین مقرر کی گئی ہے۔

سیرنگ کشیر میں ہندوستانیوں کیسٹ ہونٹ مشن کے سرپرست سے گھر میں گے وہ ہندو شکر چکایا گا ڈاکٹر تھال ہوبیر ستر ہی پاس کر کے اس میں آئے اب گلاسگو یونیورسٹی کے ان ایڈیٹریں حیدری صوبہ میں دس لاکھ نو ہزار ایک ہزار گندہ میں دینی کی کامیابی ہے۔

ولپ سنگھ پسرورہ دیم سنگھ میں قلعہ چورت کے انتہی خدمت میں کامیاب ہوئے۔

چین میں ایک نظم مسالی رینو سٹی ہادی کر کے اور ایک سیل صاحبان سے ساز ہوئے۔

مسیحی کنکشتات سے نکال کر ۲۰۰ جا میں بچاؤ گیس اور ۲۰۰۰ شیشی سیل مرض کر چکی ہیں۔

نیٹیل کا گرس اس کی کوئی آمدنی ۲۰ ہزار ۲۰۰۰ تنوں پر ہے۔

زلزلہ سینہ کے بہتہ دو لوگوں کو ہلاک کر دیا۔

ہندو کشتیوں کے ذریعہ سے مدد پہنچ رہی ہے۔

